باہم سَلام کرنے کے فضائل وبرکات

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَمِفْتَاحَ الْمَوَدَّةِ وَالْوِئَامِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْقَائِلِ: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ * فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ﴾(1).

برادرانِ اِیمان، میرے عزیز دوستو! ہمارے آج کے خطبے کا موضوع سلام ہے جو شَعائرِ اسلام میں سے ایک عظیم شِعار ہے، اور علاماتِ دین میں سے ایک بڑی علامت ہے، سلام سے محبت و اطمینان کا پیغام ملتا ہے، اور اَمن واَمان کا اِحساس ہوتا ہے، باہمی سلام دلوں کے پاک صاف ہونے کا اعلان کرتا ہے، اور نُفوس کے کینہ و بُغض سے بری ہونے کا اشارہ دیتا ہے، جی ہاں میرے بھائیو، سلام دینِ اسلام کا ایک بابرکت اور سلامتی والا کلمہ ہے، اس کے مکمل الفاظ یہ ہیں (السلام عليكم ورحمة الله وبركاته)، یہ سلامتی ورحمت اور خیر وبرکت کی دعا ہے، جس سے نیکیوں میں بھرپور اضافہ ہوتا ہے، اور بے پناہ اَجر و ثواب ملتا ہے، چنانچہ ایک صحابی جنابِ رسولِ کریم ﷺ کے پاس سے گزرے اور آپ علیہ السلام کو یوں سلام کیا: السلام عليكم، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «عَشْرُ حَسَنَاتٍ»، یعنی دس نیکیاں لکھ دی گئیں، پھر ایک اور صحابی کا آپ علیہ السلام سے گزر ہوا تو انہوں نے بھی آپ علیہ السلام کو سلام کیا اور یوں کہا: السلام عليكم ورحمة الله، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «عِشْرُونَ حَسَنَةً»، یعنی بیس نیکیاں لکھ دی گئیں، پھر ایک تیسرے صحابی آپ علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے کہا:

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، توآپ علیہ السلام نے فرمایا: «ثَلَاثُونَ حَسَنَةً»[2] تیس نیکیاں لکھ دی گئیں، یعنی سلام میں جتنے کلمات بڑھتے گئے اتنی ہی نیکیوں کا اضافہ ہوتا گیا اس لیے میرے بھائیو! سلام کا اہتمام کریں کیونکہ جس کی طبیعت میں سلام کرنے کی عادت رَچ بَس جائے، اس کی نیکیوں کا پَلڑا بھاری ہوجاتا ہے، اُسے عظیم اِعزاز واِکرام سے نوازا جاتا ہے، اور بھلا اس سے بڑا اعزاز و اکرام کیا ہوگا کہ روزِ قیامت جب وہ رب تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا تو رب تعالیٰ خود اُسے سلام سے نوازیں گے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ﴾[3] جس دن ایمان والے اللہ سے ملیں گے اس دن ان کا استقبال سلام سے ہوگا"، اور ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور انہیں سلام پیش کریں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾[4]، وہ ان سے کہتے ہیں کہ: سلامتی ہو تم پر! جو عمل تم کرتے رہے ہو، اس کے صلے میں جنت میں داخل ہوجاؤ"، اور جب اہل جنت آپس میں ملیں گے تب بھی ایک دوسرے کو سلام کریں گے، ارشاد رب قدیر ہے: ﴿وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ﴾[5]، اور ایک دوسرے کے خیر مقدم کے لیے جو لفظ وہ بولیں گے وہ سلام ہوگا، تو میرے دوستو! سلام وہ عظیم تحفہ اور وہ بابرکت عمل ہے جو آپ کو جنت میں لے جانے والا ہے، اور اس پر سب سے بڑی دلیل آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ ارشادِ گرامی ہے: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ؛ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»[6]، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم

جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم صحیح معنوں میں مؤمن نہ بن جاؤ، اور تم مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے سچی محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے کرنے لگو تو تم میں باہمی محبت پیدا ہوجائے؟ وہ یہ کہ آپس میں سلام کو عام کرو

میرے بھائیو! جب سلام کرنے کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے تو پھر کیوں لوگ اس سے غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں؟ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کے پاس سے خاموش گزر جاتا ہے مگر سلام کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا؟ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے تو گھر والوں کو سلام نہیں کرتا، کیا وہ بھول جاتا ہے کہ سلام تو اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ایک عظیم تحفہ ہے، جس سے دلوں میں الفت و محبت پیدا ہوتی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾[7]، چنانچہ جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو، یہ ملاقات کی وہ پاکیزہ اور بابرکت دعا ہے جو اللہ کی طرف سے آئی ہے. یعنی جس کے اثرات خیر و برکت کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، کیونکہ اس کے معنی و مفہوم میں نہایت پاکیزگی پائی جاتی ہے، لہٰذا ایک بندۂ مؤمن کی شان یہ ہونی چاہیے جب وہ اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے، اس سے مل کر واپس جانے لگے تب بھی سلام کرے، اور یہی تعلیمات ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں، چنانچہ فرمایا: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، مَا الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ»[8]، جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے، پھر اگر اس کا دل بیٹھنے کو چاہے تو بیٹھ جائے، پھر جب اٹھ کر جانے لگے تب بھی سلام کرے، پہلا

سلام دوسرے سلام سے زیادہ اہم نہیں ہے. یعنی دونوں کی یکساں فضیلت و اہمیت ہے، جیسے مجلس میں شریک ہوتے وقت سلام کرے ایسے ہی مجلس سے رخصت ہوتے وقت بھی سب کو سلامتی کی دعا دیتا ہوا جائے. اسی طرح آپ علیہ السلام نے ہمیں سلام کے آداب بھی سکھائے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ»[9]، چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے. اسی طرح سلام کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ سلام اتنی بلند آواز سے کیا جائے کہ جسے سلام کیا جا رہا ہے وہ اسے سن سکے، اور اگر کسی محفل میں داخل ہوتے وقت سلام کریں تو تمام حاضرینِ محفل کی نیت کریں، اور جب کسی ایک شخص کو سلام کرنا ہو تب بھی جمع کا لفظ استعمال کریں اور یوں کہیں "السلام علیکم"، کیونکہ ایک شخص کے ساتھ بھی فرشتے ہوتے ہیں، اور اسی طرح جب سلام کا جواب دیں تب بھی جمع کا صیغہ استعمال کرتے ہوئے جواب دیں،[10]، جس سے آپ کا سلام حاضرینِ مجلس اور فرشتے سب کو شامل ہو جائے گا، بہرحال ہمیں سلام کو خوب عام کرنا چاہیے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اسلام کی کونسی خصلت سب سے افضل ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»[11]، یہ کہ تم (اللہ کی مخلوق) کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، اسے بھی جس سے تمہاری جان پہچان ہو اور اسے بھی جس سے تمہاری کوئی جان پہچان نہ ہو یعنی بلا امتیاز ہر مسلمان کو سلام کرو

میرے بھائیو! سلام کو عام کریں، کیونکہ آپ کا ایک سلام عداوتوں کی آگ بجھا سکتا ہے، آپ کا ایک سلام قطع رحمی کو صلہ رحمی سے بدل سکتا ہے، آپ کا ایک سلام ٹوٹے ہوئے دلوں کو پھر سے جوڑ سکتا ہے، آپ کا ایک سلام محبتوں کے پھول بکھیر سکتا ہے، اور آپ کا ایک سلام خیر و برکت کے خزانے سمیٹ سکتا ہے۔﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[12].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. أَمَّا بَعْدُ:

سلام کو عام کرنے والے مؤمنو! سلام ایک عظیم اسلامی شعار ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کا پورا حق ادا کیا جائے اور سلام کرنے والے کو اُس سے بہتر انداز و الفاظ میں جواب دیا جائے، یا کم از کم اُس کے سلام کے جیسا ہی اسے جواب دے دیا جائے، اور یہی آپ کے رب کا حکم ہے: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾[13]، اور جب تمہیں کوئی شخص سلام کرے تو تم اسے اس سے بھی بہتر طریقے پر سلام کرو، یا (کم از کم) انہی الفاظ میں اس کا جواب دے دو، بیشک اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے سلام کے جواب کا بھی حساب رکھنے والا ہے اور تمہیں اس کے مطابق جزا دینے والا ہے؛ خواہ تم سلام کا جواب اتنے ہی الفاظ میں دو یا اس سے بہتر اور زائد الفاظ کے ساتھ جواب دو۔ [14]۔

میرے بھائیو! سلام میں پہل کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ سلام میں پہل کرنے والا اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا فَأَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ"[15]، دو چلنے والے جب آپس میں ملیں تو ان میں جو سلام میں پہل کرے وہی اللہ کے نزدیک زیادہ افضل ہے۔ اس لیے سلام کرنے میں پہل کیجیے، اور اپنی ڈیوٹی کے دوران بھی ایک دوسرے کو سلام کرنے کی عادت ڈالیں، نبی مکرم رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»[16]، «السلام» اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں رکھا ہے، لہٰذا سلام کو آپس میں

عام کرو. اسی طرح اپنی اولاد میں بھی سلام کرنے کی عادت ڈالیں، کیونکہ سلام آپ کے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ ہے، اور آپ کے معاشرے کی خوبصورت اقدار میں سے ہے، اور یہ ایسا دینی عمل ہے جس میں نہ مال خرچ ہوتا ہے، نہ وقت لگتا ہے، اور نہ ہی اس میں کوئی محنت صرف ہوتی ہے، لیکن یہ مبارک عمل آپس میں محبتوں کے پُل قائم کر سکتا ہے، باہم رحمدلی اور محبت کی روح بیدار کر سکتا ہے، سلام کی برکت سے ہمارے معاشرے میں امن وسلامتی کا بول بالا ہوگا، اور ہر سُو خیر وبرکت پھیلتی چلی جائے گی باری تعالیٰ ہم سب کو باہم سلام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں *** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ مُحَمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) الدخان: 51 -52.

(2) الأدب المفرد للبخاري: 986.

(3) الأحزاب: 44.

(4) النحل: 32.

(5) يونس: 10.

(6) مسلم: 93.

(7) النور: 61.

(8) الأدب المفرد: 986.

(9) البخاري: 6237.

(10) تفسير القرطبي: (5/ 300).

(11) متفق عليه.

(12) النساء: 59.

(13) النساء: 86.

(14) تفسير البغوي: (671/1).

(15) الأدب المفرد للبخاري: 994.

(16) الأدب المفرد: 989.